سوال

معاذ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائی اسے وہ عمل کرنے سے قبل موت نہیں آئے گی) سنن ترمذی ۔ گزارش ہے کہ مندرجہ بالا حدیث کی بالتفصیل شرح فرمائیں ؟

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب صفۃ القیامۃ والورع (2429) میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں (من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ) اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ضعیف الجامع حدیث نمبر (5710) میں موضوع قرار دیا ہے ۔

ضعیف اور موضوع احادیث سے نہ تو احکام ہی ثابت ہوتے اور نہ ہی ان دونوں پر عمل ہو سکتا ہے ۔

رہا مسئلہ اس حدیث کے معنی کا تو شیخ مبارکپوری کہتے ہیں :

یہ قول (من عیر) یہ تعییر سے ہے یعنی جس نے عیب لگایا (اخاہ) یعنی دینی بھائی (بذنب) یعنی اس گناہ کا عیب دیا جس کی وہ توبہ کر چکا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے (لم یمت) ضمیر من کی طرف لوٹ رہی ہے (حتی یعملہ) یعنی وہ گناہ جس کا اس نے اپنے بھائی پر عیب لگایا تھا ۔

گویا کہ جس نے اپنے بھائی پر کسی گناہ کا عیب لگایا اور اسے عار دلائی جیسا کہ قاموس میں ہے کہ اور وہ ہر چیز جسے لازم کرے وہ عیب ہوگا ، اسے اس کا بدلہ اس طرح دیا جائے گا کہ اس سے توفیق سلب کر لی جائے گی حتی کہ جس چیز کی عار اس نے اپنے بھائی کو دلائی تھی وہ بھی اس کا مرتکب ہوگا لیکن یہ اس وقت ہے جب اس نے اپنے بھائی کو عار اس لیے دلائی کہ وہ اس سے بچا ہوا ہے اور اس نے اس پر خوشی کی ہو ۔ تحفۃ الاحوذی (173/7) ۔

اس حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ معنی نہیں کہ کسی گنہگار کو عار دلانی جائز ہے ، اور گناہ کرنے والوں کی کئی قسمیں ہیں :

کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جو توبہ کر کے اللہ تعالی کی طرف لوٹ آتے ہیں ، یا پھر ان پر حد لگا دی جاتی ہے ، تو ایسے اشخاص پر عیب لگانا اور انہیں عار دلانا جائز نہیں ، اس لیے کہ اس نے اپنے آپ کو توبہ کر کے یا حد لگوا کر پاک کر لیا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے کسی کا گناہ ہو ہی نہ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4140) اور بوصیری نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ "الزوائد/حاشیۃ سنن ابن ماجۃ" میں ہے ۔

اور امام احمد رحمہ اللہ نے جو سزا حدیث میں بیان کی گئی ہے اس شخص کے لیے حلال قرار دی جو اس شخص کو عار دلاتا ہے جس نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہو ، جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے حدیث کی تخریج کرنے کے بعد امام احمد رحمہ اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے کہ :

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ : اس گناہ پر جس سے وہ توبہ کر چکا ہو ۔

اور ان میں ایسے گنہگار بھی ہیں جو گناہ کرتے لیکن اعلانیہ نہیں کرتے ، تو اس کے بارہ میں جسے علم ہو جائے اس پر ضروری ہے کہ وہ اسے نصیحت کرے اور اس کے گناہ پر پردہ ڈالے ،

اورکچھ ایسے ہیں جواپنے گناہ اعلانیہ کرتے ہیں ، تواسے بھی نصیحت کی جائے گی ، جس طرح کا تقاضا ہواس شخص سے لوگوں کوبچایا جائے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اس کا احتمال ہے کہ وہ یہ چاہتا ہو : آپ کااپنے بھائی کواس کے گناہ کی عاردلانا اس کے گناہ سے بھی سخت گناہ اور معصیت والا کام ہواس لیے کہ اس میں اطاعت کا اظہاراورتزکیہ نفس اورشکراورگناہ سے برات کا اظہار ہے اورآپ کا بھائی اس کا مرتکب ہوا ہے ۔

اورہوسکتا ہے کہ آپ نے اسے اس کے گناہ کی بنااورجوکچھ اسے ذلت اوررسوائی حاصل ہوئی ہے اس کی بنا پر توڑکررکھ دیا ہو ، اور تکبر ، دعوی کے مرض سے خلاصی اوراللہ تعالی کے سامنے سرجھکائے اورعاجزی وانکساری والے دل کے ساتھ کھڑاہونا تیری اطاعت کے اظہاراوراس کا بڑھا کربیان کرنے اوراللہ تعالی اوراس کی مخلوق پراحسان جتلانے سے بہتراور نفع مند ہے ۔

تویہ گنہگاراللہ تعالی کی رحمت کے کتنا قریب ہے ، اوروہ ذلیل اللہ تعالی کے غصہ اورناراضگی کے کتنا قریب ہے ، توایسا گناہ جس سے تواس کے ہاں ذلیل ہواس اطاعت سے اچھا ہے جس کے ساتھ تواس پرجرات کرے ، اوریہ کہ تورات سوکرگزارے اور صبح کوندامت کرنا تیرارات قیام کرکے صبح تکبر کرنے سے بہتر ہے ، اس لیے کہ تکبر کرنے والے کے اعمال اوپر نہیں جاتے ۔

اوریہ کہ تواعتراف کرتا ہواپنے تیرے رونے اورجرات کرنے سے اچھااوربہتر ہے ، اللہ تعالی کے ہاں گنہگارکی آہیں جرات اورتکبر کے ساتھ تسبیح کرنے کی آوازسے زیادہ محبوب ہیں ، اورہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے اس گناہ سے ایسی دوائی پلائی ہوجس سے ایک قاتل بیماری نکال باہر کی ہوجو تیرے اندر ہے جس کا تجھے علم ہی نہیں ۔

اللہ تعالی کی معصیت اوراطاعت کرنے میں اللہ تعالی کے کچھ رازہیں جنہیں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اورنہیں جانتاجسے اہل بصیرت ہی پاسکتے ہیں اوروہ بھی صرف اتنا کہ جومعارف بشری پاسکیں اوراس کے پیچھے ایسے اسرارہیں جن پر کراما کاتبین بھی مطلع نہیں ہوسکتے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کاارتکاب کرلے تواسے حدلگاؤاوراسے ملامت نہ کی جائے ۔

اورجیسا کہ یوسف علیہ السلام نےاپنے بھائیوں سے کہا تھا آج تم پر کوئی ملامت نہیں

بیشک میزان اللہ تعالی کے ھاتھ میں ہے اورحکم اللہ کا ہی ہے ، تووہ کوڑاجواس گنہگار کومارا گیا ہے وہ دلوں کے پھیرنے والے کے ھاتھ میں ہے ، اوراس مقصد حدلگانا ہے نا کہ عاردلانا اورملامت کرنا ، اورقدراوراس کی طاقت سے بے خوف توصرف جاھل ہی ہوتے ہیں ۔

اللہ تعالی جوکہ اپنی مخلوق کوسب سے زیادہ جانتا اورزیادہ قریب ہے نے فرمایا ہے :

اوراگرہم آپ کوثابت قدمی سے نہ نوازتے توآپ بھی ان طرف تھوڑا بہت مائل ہوہی جاتے ۔

اوریوسف علیہ السلام علیہ نے فرمایا تھا :

اے اللہ اگرتوان کے فریب اورہتھکنڈوں کومجھ سے دورنہیں کرے گا تومیں ان کی طرف مائل ہوکرجاہلوں میں ہوجاؤں گا ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عام طورپر قسم اس طرح ہواکرتی تھی " دلوں کوپھیرنے والے کی قسم "

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"سب دل رحمن عزوجل کی انگلیوں کے درمیان ہیں اگر وہ اسے سیدھا رکھنا چاہے تو سیدھا رکھتا ہے اور اگر اسے ٹیڑھا کرنے چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللھم مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک" ، اے اللہ اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ اے اللہ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے ۔ مدارج السالکین (1/177-178) ۔

واللہ تعالی اعلم .